سوال

(15) طاہر القادری صاحب کے ایک حوالے کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے نبی کریم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی تھی۔ (المستدرک للحاکم 2/615 ح 4228 دلائل النبوۃ للبیہقی 5/489) یہ روایت نقل کرکے ڈاکٹر محمد طاہر القادری (بریلوی) صاحب لکھتے ہیں:

الف۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح الاسناد کہا ہے۔

ب۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے" (الاربعین فی فضائل النبی الامین ص 55 طبع چہارم 2002ء)

کیا واقعی امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے؟ اور کیا واقعتاً یہ روایت صحیح ہے؟ (ابوثاقب محمد صفدر حضروی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عرض ہے کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ہرگز صحیح قرار نہیں دیا۔ بلکہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت لکھ کر فرماتے ہیں:

"تفرد بہ عبدالرحمن بن زید بن أسلم، من ہذا الوجہ، وہو ضعیف"

"اس سند کے ساتھ عبدالرحمان بن زید بن اسلم کا تفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔ (دلائل النبوۃ 5/489)

ایسے ہی طاہر القادری صاحب اپنی دوسری کتاب میں یہی حدیث نقل کرکے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے اسے "صحیح قرار دیا ہے"

(دیکھئے عقیدہ توحید اور حقیقت شرک ص 266 طبع ہفتم جون 2005ء)

معلوم ہوا کہ طاہر القادری صاحب کا یہ کہنا کہ "امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے" صریح جھوٹ ہے۔

تنبیہ :-

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی تردید حافظ ذہبی نے تلخیص المستدرک میں کردی ہے اور فرمایا ہے : "بل موضوع" بلکہ یہ روایت موضوع (من گھڑت) ہے۔

اس روایت کی سند عبدالرحمان بن زید بن اسلم اور عبداللہ بن مسلم الفہری کی وجہ سے موضوع ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ للشیخ الالبانی رحمۃ اللہ علیہ (1/38،47ح25) وما علینا الا البلاغ (الحدیث :22)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ84

محدث فتویٰ